

2587-نذر کی اقسام اور اس کے حکم کا خلاصہ

سوال

شریعت اسلامیہ میں نذر کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

سائنس کے لیے ہم ذیل میں نذر کے موضوع پر مختصر سانوٹ پیش کرتے ہیں جو نذر کے بنیادی احکام اور اس کی اقسام پر مشتمل ہے، جو آپ اور دوسرے قارئین کرام کے لیے ان شاء اللہ فائدہ مند ثابت ہو گا:

اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ "مفردات الفاظ القرآن" میں لکھتے ہیں :

نذر یہ ہے کہ : آپ کسی کام کے ہونے کی بنا پر وہ چیز واجب اور لازم کر لیں جو آپ پر واجب نہیں تھی.

فرمان باری تعالیٰ ہے :

۔(یقیناً میں نے اللہ رحمن کے لیے روزے کی نذر مانی ہے)۔ مریم (26) احمد

دیکھیں : مفردات الفاظ القرآن صفحہ (797).

امنذر یہ ہے کہ مکفی شخص اپنے آپ پر وہ چیز لازم کر لے جو اس پر لازم نہیں تھی، چاہے وہ منجز ہو یا معلم.

کتاب اللہ میں نذر کو مدح کی مدد میں بھی بیان کیا گیا ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے متعلق فرمایا ہے :

۔(بلاشبہ نیک و صالح لوگ وہ جام پہنیں گے جس کی آمیزش کافور ہے، جو ایک چشم ہے، جس میں سے اللہ کے بندے نوش کریں گے، اس کی نہیں نکال کر لے جائیں گے (جہر چاہیں)، جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پہلی جانے والی ہے)۔ الدھر (5-7).

تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کا روز قیامت کی ہونا کیوں سے ڈرنا اور نذروں کو پورا کرنا ان کی نجات اور کامیابی اور جنت میں داخلے کا سبب بنایا ہے.

نذر کا حکم :

مشروع نذر کو پورا کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(پھر وہ اپنا میل کچل دو کریں اور اپنی نذریں پوری کریں)۔ الحج (29).

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

یہاں امر و جوب کے لیے ہے۔

اور کئی ایک احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر مانے کی کراہت کا بیان ملتا ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم نذریں نہ مانا کرو، کیونکہ نذر تقدیر سے کچھ فائدہ نہیں دیتی، بلکہ یہ تو بخل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (3096).

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نذر سے منع کیا اور فرمائے لگے :

"یہ کسی چیز کو دور نہیں ہٹاتی، بلکہ اس سے تو بخل اور بخوس سے نکالا جاتا ہے"

صحیح بخاری و صحیح مسلم.

اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نذر پوری کرنے والوں کی تعریف کرنے کے بعد اس سے منع کیے کر دیا گیا؛

تو اس کا جواب یہ ہے کہ : جس نذر کی تعریف اور مدح کی گئی ہے وہ اطاعت و فرمانبرداری کی نذر ہے، جو کسی چیز پر متعلق نہ ہو جسے انسان سستی و کاملی کو دور اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے اپنے اوپر محمول کرے۔

اور جس نذر سے منع کیا گیا ہے وہ کئی قسم کی نذریں ہیں : جن میں سے ایک نذر تو وہ ہے جو بطور معاوضہ ہو یعنی نذر مانے والا اطاعت و فرمانبرداری کو کسی کام کے حصول یا کسی چیز کے دور ہونے پر متعلق کرے اس طرح کہ اگر وہ کام نہ ہو تو وہ یہ اطاعت و فرمانبرداری کا کام نہیں کرے گا، اور یہ نذر مانی ممنوع ہے۔

ہو سکتا ہے اسے منع کرنے میں حکمت یہ ہو کہ :

کہ جب اس پر وہ کام حقیقی اور واجب و لازم ہو جائے تو نذر مانے والا شخص اس اطاعت کے کام کو بوجھ سمجھ کر انجام دے۔

جب نذر مانے والے نے اطاعت کرنے کی نذر اس شرط پر مانی کہ اگر اس کا مطلوبہ کام ہو جائے تو وہ یہ اطاعت کرے گا، تو اس طرح یہ اس کے معاوضہ اور بدله ہو جاؤں کام کے کرنے والے کی نیت میں قدح ہے، کیونکہ اگر اس کے مرضیں کوشایابی حاصل نہ ہو تو وہ شفا یابی پر متعلق کردہ صدقہ نہیں کرے گا، اور یہ بخل کی حالت میں ہے، کیونکہ وہ اپنے مال سے بغیر عوض کے جلد نہیں نکالتا جو اس کے نکالے جانے والے پر غالبہ زیادہ کرتا ہو؟

بعض لوگوں کا جاملی اعتقاد ہوتا ہے کہ نذر مطلوبہ چیز کے حصول کا باعث بنتی ہے، یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نذر کے عوض میں نذر مانے والے کا مطلوبہ کام پورا کر دیتا ہے۔

اور بعض جاملی لوگوں کا ایک اور اعتقاد ہے کہ نذر تقدیر کو بدلتی ہے، یا انہیں جلد نفع دینے کا باعث بنتی ہے، اور ان سے نقصان اور ضرر کو دور کرتی ہے۔

تو اس خدش کی بنابر اس سے منع کر دیا کہ کہیں جاہل ایسا ہی اعتقاد نہ رکھنا شروع کر دیں، اور اس طرح کے اعتقاد کی خطرناکی پر متنبہ کرنے کے لیے اس سے منع کر دیا گیا تاکہ عقیدہ کی سلامتی رہے۔

اس نذر کی اقسام جس کو پورا کرنا واجب ہے:

اول:

جس نذر کا پورا کرنا واجب ہے (وہ اطاعت و فرمانبرداری کی نذر ہے) ہر وہ نذر ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی نذر ہو مثلاً: نماز، روزہ، عمرہ، حج، صلہ رحمی، اعتکاف، جہاد، امر بالمعروف اور نهى عن المنکر:

مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ: میں اللہ کے لیے اتنے روزے رکھوں گا، یا اتنا صدقہ کروں گا، یا یہ کہے کہ: اللہ کے لیے میرے ذمہ ہے کہ میں اس برس حج کروں گا، یا میں مسجد حرام میں دور کعت ادا کروں گا، ان نعمتوں کے شکرانہ کے طور پر جو اللہ تعالیٰ نے میرے مریض کو شفایا بی دے کر کی ہیں۔

یا وہ نذر معلن ہو، یعنی اگر اس کا کوئی کام ہو جائے تو وہ فلاں نیک کام کرے گا، مثلاً وہ کہے: اگر میرا غائب شخص آگیا یا اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے دشمن سے محفوظ رکھا تو میرے ذمہ اتنے روزے یا اتنا صدقہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی نذر مانی تو وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے، اور جس نے اللہ کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6202).

اور اگر کسی شخص نے اطاعت کی نذر مانی اور پھر ایسے حالات پیدا ہو گئے جس نے اسے نذر پوری کرنے سے عاجز کر دیا: مثلاً کسی شخص نے نذر مانی کے وہ ایک ماہ کے روزے رکھے گا، یا حج یا عمرہ کرے گا لیکن وہ بیمار ہو گیا اور اس بنابر روزے نہ رکھ سکا، یا حج اور عمرہ نہ کر سکا، یا اس نے صدقہ کرنے کی نذر مانی لیکن وہ فقر سے دوچار ہو گیا جس کی بنابر نذر پوری کرنے سے قاصر رہا، تو اس حالت میں نذر قسم کے کفارہ میں بدل جائے گی، جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں وارد ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: جس نے ایسی نذر مانی جس کی وہ استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے"

اسے ابو داود رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بلوغ المرام میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے، اور حاظر رحمہم اللہ نے اس کے وقوف کو راجح کہا ہے۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

جب انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کی نذر مانے کا قصد کرے تو اسے وہ نذر پوری کرنا ہو گی، لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے لیے مانی نذر کو پورا نہیں کرتا تو اکثر سلف کے ہاں اس پر قسم کا کفارہ ہے۔

ویکھیں: مجموع الفتاویٰ (49/33).

دوم:

ایسی نذر جسے پورا کرنا جائز نہیں ہے، اس میں قسم کا کفارہ ہے:

اور یہ نذر کی یہ قسم مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے:

1- معصیت کی نذر:

ہر وہ نذر جس میں اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کی نذر مانی گئی ہو، مثلاً کوئی شخص یہ نذر مانے کہ وہ کسی قبر یا مزار پر تیل ڈالے گا یا شمع روشن کرے گا، یا کسی قبر اور مزار اور شرکیہ جگہ کی زیارت کی نذر مانے، تو بعض وجوهات کی بنا پر یہ نذر بتول کے لیے نذر کے مشابہ ہوگی۔

اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی معصیت و نافرمانی کی نذر مانے مثلاً زمکاری، یا شراب نوشی، یا چوری، یا یقیم کا مال ہڑپ کرنا، یا کسی کا حقن کا انکار کرنا، کسی کے ساتھ قطع رحمی کرنے کی، یا بغیر کسی شرعی مانع کے کسی کے گھر میں نہ جانے کی، تو یہ سب نذریں ایسی ہیں جو ناجائز ہیں ان کا پورا کرنا کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہے، بلکہ اسے اپنی نذر کے کفارہ میں قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے، اس قسم کی نذر پوری نہ کرنے کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی نذر مانی وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرے، اور جس نے اس کی نافرمانی اور معصیت کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی و معصیت نہ کرے"

اسے بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عصیت و نافرمانی کی نذر میں کوئی وفا نہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (3099)۔

2- ہر وہ نذر جو نص کے مختصادم ہو:

جب مسلمان شخص کوئی نذر مانے اور اسے یہ علم ہو جائے کہ اس کی نذر صحیح نص جس میں امریانی ہے کے مתחادم ہے تو اسے اس نذر کو پورا کرنے سے باز رہنا چاہیے، اور اس کے بدله اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے اس کی دلیل بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ پوری زندگی ہر منگل یا ہر بدھ کو روزہ رکھوں گا اور یہ دن عید الاضحیٰ کے دن کے موافق ہو گیا ہے؟

توا بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے، اور عید والے دن ہمیں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، تو اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا
اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہی جواب دیا، اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (6212)۔

اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے زیاد بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منی میں حلپتے ہوئے سوال کیا:

میں نے نذر مانی ہے کہ ہر منگل یا ہر بدھ کو روزہ رکھوں گا، اور یہ دن عید الاضحیٰ کے موافق آگیا ہے، آپ کیا کہتے ہیں؟

توا بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نذر پوری کرو، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، یا یہ کہا: ہمیں عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس شخص نے خیال کیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنائیں، تو اس نے کہا: میں نے ہر منگل یا بدھ کو روزہ رکھنے کی نذر مانی ہے، اور یہ دن عید قربان کے موافق آگیا ہے؟

توا بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تو حکم ہے کہ نذر پوری کی جائے، اور ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے، یا فرمایا ہمیں عید قربان کا روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا حتیٰ کہ پہاڑ کے ساتھ ٹیک لگا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نفلی یا نذر کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

3- وہ نذر جس کا حکم قسم کے کفارہ کے علاوہ کوئی حکم نہیں:

اور کچھ نذریں ایسی ہیں جن کے متعلق کوئی احکام نہیں صرف اتنا ہے کہ نذر ماننے والا نذر کے کفارہ کے طور پر قسم کا کفارہ لازمی دے گا، اس میں کچھ نذریں یہ ہیں:
مطلاق نذر مانا: (یہ وہ نذر ہے جس کا نام نہ یا گیا ہو) مہماً اگر کسی مسلمان شخص نے نذر مانی اور نذر مانی گئی چیز کا نام نہ یا بلکہ نذر کو بغیر نام کے مطلق ہی رہنے دیا تھا تو اس نے کیا: مثلاً یہ کہا کہ:
مجھ پر نذر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفایا بی سے نوازا، اور اس نے کسی چیز کا نام نہ یا تو اس پر قسم کا کفارہ ہو گا۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے"

اسے مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

امام مالک اور بہت ساروں نے بلکہ اکثر نے اسے نذر مطلق پر محوال کیا ہے، جیسا کہ کوئی کہے: مجھ پر نذر ہے۔

دیکھیں: شرح مسلم للنبوی (11/104).

4- وہ نذر جسے پورا کرنے یا قسم کا کفارہ دینے میں اختیار ہے:

چچھ نذریں ایسی ہیں جن میں نذرمانے والے کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی نذر پوری کرے یا پھر نذر کے کفارہ میں قسم کا کفارہ ادا کر دے، اس قسم میں مندرجہ ذیل نذریں آتی ہیں:

جھگڑا اور غصب کی نذر: یہ ہر وہ نذر ہے جو قسم کی بجائے ہو اور اس سے کسی فعل کو سر انجام دینے یا کسی فعل کو ترک کرنے پر ابھارنا مراد ہو، یا پھر کسی کی تصدیق یا تکذیب مراد ہو، نذرمانے والے کا مقصد نذر نہ ہو اور نہ ہی اللہ کا قرب حاصل کرنا ہو۔

مثلاً کوئی شخص غصب کی حالت میں یہ کہے: (اگر میں نے ایسا کیا تو مجھ پر جھٹ یا میرے ذمہ ایک ماہ کے روزے یا ایک ہزار دینا صدقہ کروں گا)

یا یہ کہے: (اگر میں نے فلاں شخص سے کلام کی تو یہ غلام آزاد کروں گا، یا میری بیوی کو طلاق) وغیرہ

اور پھر وہ یہ کام کر بھی لے، اور وہ اس ساری کلام سے اس کی تائید چاہتا تھا کہ وہ اس کام وغیرہ کو نہیں کرے گا، تو اس کے مقصود کی حقیقت میں نہ تو شرط پر عمل کرے اور نہ ہی اس پر سزا لاؤ گو ہو گی، بلکہ اسے اس طرح کی نذر میں اختیار دیا جائے گا۔

اس شخص کی حالت کسی کی حکایت بیان کرنا ہو، یا کسی چیز کے فعل یا عدم فعل پر ابھارنے کا اظہار ہو، اسے بھی اختیار ہے کہ یا تو وہ اپنی نذر پوری کرے یا پھر قسم کا کفارہ ادا کر دے، جو بہر کے اعتبار سے اسے قسم شمار کیا جائے گا۔

شیعۃ الاسلام ابن تیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"اگر اس نے قسم کے اعتبار سے نذر کو معلن کیا اور یہ کہا: اگر میں تمہارے ساتھ سفر کروں تو مجھ پر جھ ہے، یا میرے ذمہ غلام آزاد کرنا، تو صحابہ کرام اور جمیع علماء کے ہاں یہ حلف نذر ہے، نہ کہ وہ نذرمانے والا ہے، لہذا اگر وہ اپنے اوپر لازم کردہ کو پورا نہیں کرتا تو اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہی کافی ہے"

اور ایک دوسری بحکم پر لکھتے ہیں:

"جھگڑے اور غصب کی حالت میں نذر سے واجب کردہ ہیں ہمارے ہاں مشور قول پر دو چیزوں میں سے ایک ہے: یا تو کفارہ یا پھر معلن کردہ فعل کو سر انجام دینا، اور اگر وہ معلن کردہ چیز کا التزام نہیں کرتا تو پھر کفارے کا وجوہ ثابت ہوتا ہے"

مباح نذر:

یہ ہر وہ نذر ہے جو مباح امور میں سے کسی پر بھی مانی گئی ہو، مثلاً کوئی شخص کسی معین لباس کے پہننے کی نذرمانے، یا کوئی مخصوص کھانا کھانے کی نذرمانے، یا کسی بذاتہ جانور پر سوار ہونے کی نذرمانے، یا کسی محدود گھر میں داخل ہونے کی نذرمانے، وغیرہ

ثابت بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے بوانہ نامی جگہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذرمانی

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا بیٹا پیدا ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی : میں نے بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا وہاں جا ملیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی ؟

تو صحابہ نے جواب دیا : نہیں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا وہاں ان کا کوئی میدہ ٹھیک لئتا تھا ؟

تو صحابہ کرام نے جواب دیا : نہیں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جاؤ اپنی نذر پوری کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کی نذر پوری کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس میں جس کا ابن آدم مالک ہی نہیں "۔

سنن ابو داود حدیث نمبر (2881).

اس شخص نے بوانہ نامی جگہ (میونج شہر کے بعد ایک جگہ ہے) میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹا دیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی نذر پوری کرنے کا حکم دیا، کہ وہ اس جگہ اپنا اونٹ ذبح کر لے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا اور خوشنودی کے کام کرنے کی توفیق سے نوازے، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم۔